حبیب جالب

یہ اور بات تیری گلی میں نہ آئیں ہم
لیکن یہ کیا کہ شہر تیرا چھوڑ جائیں ہم

مدت ہوئی ہے کوئے بتاں کی طرف گئے
آوارگی سے دل کو کہاں تک بچائیں ہم

شاید بقیدِ زیست یہ ساعت نہ آسکے
تم داستانِ شوق سنو اور سنائیں ہم

بے نور ہوچکی ہے بہت شہر کی فضا
تاریک راستوں میں کہیں کھو نہ جائیں ہم

اُس کے بغیر آج بہت جی اُداس ہے
جالبؔ چلو کہیں سے اُسے ڈھونڈ لائیں ہم